37643 - روزے میں نیت کے الفاظ ادا کرنا بدعت ہے

سوال

برصغیر پاک وھند میں روزے کی نیت اس طرح کی جاتی ہے :
اے اللہ میں تیرے لیے یقینی روزے کی نیت کرتا ہوں میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے ۔
اوریہ بھی کہا جاتا ہے : وبصوم غد نویت شھررمضان ۔ میں رمضان کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں ۔
مجھے اس کے معنی ومراد کا علم نہیں ، لیکن کیا یہ نیت کرنی صحیح ہے ، اوراگر ایسا کرنا صحیح ہے توآپ سے گزارش ہے کہ اس کے معنی کی وضاحت کریں یا پھر قرآن وسنت میں سے صحیح نیت بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کوئی بھی عبادت چاہے وہ روزہ ہویا پھر نماز نیت کےبغیرصحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، اورہر شخص کے لیے وہی ہے جووہ نیت کرتا ہے ۔۔۔) صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح مسلم حدیث نمبر (1907) ۔

فرضی روزے کے لیے شرط ہے کہ اس کی نیت رات کو طلوع فجر سے قبل کرلی جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جوشخص طلوع فجر سے قبل روزے کا ارادہ نہ کرے اس کا روزہ نہیں) سنن ترمذی حدیث نمبر (730)

نسائی کے الفاظ یہ ہیں :

(جوروزے کی نیت رات کو نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہے)

سنن نسائي حدیث نمبر (2334) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (583) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

حدیث کا معنی یہ ہےکہ جورات کو روزہ رکھنے کاارادہ اورنیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے ۔

اورنیت کا تعلق دل ہے جوکہ ایک قلبی عمل ہے اس کا زبان سے کوئي تعلق نہیں اس لیے مسلمان کو دل سے ارادہ کرنا چاہیے کہ وہ کل روزہ رکھےگا ، اس کے لیے مشروع نہیں کہ وہ زبان سے یہ کہتا رہے میں روزے کی نیت کرتا ہوں یا میں حقیقتا تیرے لیے روزہ رکھ رہا ہوں ، یااس طرح کے دوسرے الفاظ جوآج کل لوگوں نےایجاد کرر‌کھے ہیں وہ سب بدعت میں شمار ہوتے ہیں ۔

صحیح نیت یہی ہے کہ انسان دل سے ارادہ کرے کہ وہ صبح روزہ رکھے گا ، اسی لیے شیخ جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

جس کے دل میں یہ بات آگئي کہ وہ صبح روزہ رکھے گا اس کی نیت ہوگئي ا ھـ ۔

دیکھیں الاختیارات صفحہ نمبر (191) ۔

لجنہ دائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا ؟

انسان کورمضان میں روزے کی نیت کس طرح کرنی چاہیے ؟

تولجنۃ کا جواب تھا :

روزہ رکھنے کے عزم سے نیت ہوجائے گی ، اوررمضان میں ہررات کوروزے کی نیت کرنا ضروری ہے ۔ اھـ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (10 / 246) ۔

واللہ اعلم .